وہیل چئیر پر مکمل حج کرنا کیسا؟

مجیب: ابو احمد محمد انس رضا عطاری مدنی

فتوی نمبر: WAT-1693

تاریخ اجراء: 10 ذوالقعدۃ الحرام 1444ھ/31 مئی 2023ء

دارالافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

ہم فیملی کے ساتھ حج پر جارہے ہیں ہماری ایک آنٹی ہیں، جو ایک منٹ کے لیے بھی پیدل نہیں چل سکتیں، وہ ویل چیئر پر ہی سارا حج کریں گی، اس کے بارے میں کیا حکم ہے؟

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَهَّابِ اَللّٰهُمَّ هِدَايَةَ الۡحَقِّ وَ الصَّوَابِ

صورتِ مسئولہ میں جب آپ کی آنٹی معذور ہیں کہ پیدل چل نہیں سکتیں تو وہ ویل چیئر پر حج کے افعال ادا کر سکتی ہیں۔ تفصیل اس میں یہ ہے کہ افعال حج میں سے طواف اور عمرہ ایسے افعال ہیں، جن کو بلا عذر سواری وغیرہ پر کرنے کی اجازت نہیں ہوتی لیکن عذر ہو تو کر سکتے ہیں، اس کے علاوہ جو افعال ہیں، جیسے عرفات کا وقوف، مزدلفہ کا وقوف، رمی جمار وغیرہ ان کو اگر بلا عذر بھی سواری پر کیا جائے تو اجازت ہے اور عذر کی صورت میں تو بدرجہ اولی اجازت ہے۔

فتاوی ہندیہ میں ہے ”ولو طاف راكبا أو محمولا أو سعى بين الصفا والمروة راكبا أو محمولا إن كان ذلك من عذر يجوز ولا يلزمه شيء، وإن كان من غير عذر فما دام بمكة فإنه يعيد، وإذا رجع إلى أهله فإنه يريق لذلك دما عندنا كذا في المحيط“ ترجمہ: اگر کسی نے طواف یا صفا و مروہ کی سعی اس حالت میں کی کہ سواری پر سوار تھا یا کسی نے اسے اٹھایا ہوا تھا، تو اگر یہ عذر کی وجہ سے کیا تو جائز ہے اور اس پر کچھ بھی لازم نہیں ہو گا اور اگر بغیر عذر ایسا کیا تو جب تک مکہ میں ہے ان کا اعادہ کرے اور اگر اپنے اہل کی طرف لوٹ آیا تو ہمارے نزدیک اس کی وجہ سے دم دے، یونہی محیط میں ہے۔ (فتاوی ہندیہ، کتاب الحج، ج 1، ص 247، دار الفکر، بیروت)

لباب المناسک میں ہے ”ولو سعى كله او اكثره راكبا او محمولا بلا عذر فعليه دم، وان كان بعذر فلا شئ عليه“ ترجمہ: ”اگر کسی نے بلا عذر کُل یا اکثر سعی اس حالت میں کی کہ سواری پر سوار تھا یا کسی نے اسے اٹھایا ہوا

تھاتو اس پر دم لازم ہو گا، اور اگر عذر کی وجہ سے کی تو کچھ لازم نہیں۔(لباب المناسک، فصل فی الجنایۃ فی السعی، ص218، دار قرطبہ، بیروت)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم